سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مصنفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا

السید علی نقی النقوی مجتہد

طاب ثراہ

○ نام کتاب : شہید انسانیت

○ مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

○ تعداد اشاعت : ایک ہزار

○ سن اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ - اگست ۱۹۸۸ء

○ طباعت : ہندستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ

○ [illegible] ماہر۔ ڈیزائن ہاؤس خریجی، دہلی

○ ناشر [illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)

پینتیس ۳۵ روپے

سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر:
آرام گاہ سید العلماء۔ عبدالعزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ:
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

ہم کو تو گھوڑوں کی گردنیں (۱) یا کنوتیاں (۲) نظر آتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں بھی یہی دیکھتا ہوں۔

(۱۱) **ذوحسم** | مخالف فوج کو ادھر متوجہ پاکر امام حسینؑ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ یہاں کوئی ایسی محفوظ جگہ ہے جسے ہم اپنی پشت پر قرار دے کر دشمن سے سامنے کی جانب سے مقابلہ کریں۔ مطلب یہ تھا کہ چاروں طرف سے گھرنے کا امکان نہ باقی رہے۔ لوگوں نے کہا یہ ذوحسم (۳) پہاڑ موجود ہے جو آپ کے بائیں پہلو کی طرف ہے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو جیے۔ اگر ہم دشمن کے پہلے اس حد تک پہونچ گئے تو مقصد حاصل ہو جائے گا۔ حضرت نے اس رائے کو پسند فرمایا اور بائیں طرف کا رخ کیا آنے والی سپاہ نے جو یہ دیکھا تو اُس نے بھی اُسی طرف کا رخ کر دیا۔ مگر امام وہاں پہلے پہونچ گئے تھے اصحاب کو حکم دیا کہ خیمہ نصب کر دیے جائیں۔ فوراً تعمیل کی گئی۔ اتنی دیر میں وہ فوج بھی قریب پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ حُر بن یزید ریاحی ایک ہزار کی فوج کے ساتھ سدّ راہ ہونے کے لئے آیا ہے (۴) چونکہ امام کوفہ کے عام راستے پر نہیں جا رہے تھے جو قادسیہ سے ہو کر گزرتا تھا۔ اس لیے حصین کی فوج سے تصادم نہوا جو قادسیہ میں پڑی ہوئی تھی مگر جاسوسوں نے حصین کو آپ کے اس طرح بچ کر آگے بڑھ جانے کی اطلاع دے دی تھی اس لیے حصین نے حُر کو اس ایک ہزار کی فوج کے ساتھ آپ کا راستہ روکنے کے لیے آگے روانہ کیا (۵) دوپہر کا وقت اور گرمی کا موسم (۶) اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ناکہ بندی پر معین فوج کے حلقہ سے بہت دور دور جا رہے اس لئے حر کو آپ تک پہونچنے کے لیے غیر معمولی تگ و دو کرنا پڑی اور ریگستان

---

(۱) طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۶ (۲) ارشاد صفحہ ۲۳۴ (۳) دینوری نے ذوجشم لکھا ہے (الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۸)
(۴) الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۸ طبری ج ۶ صفحہ ۲۳۶ (۵) طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۶ – ۲۳۰ (۶) الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۷

میں بغیر پانی ساتھ لیے ہوئے بہت تیز چلنا پڑا اس لیے یہاں پہونچتے پہونچتے فوج کے سوار اور گھوڑے سب ہی کی پیاس کے مارے حالت تباہ تھی۔

امام اپنے اصحاب سمیت عمامے سروں پر رکھے۔ تلواریں حمائل کیے کھڑے تھے کہ دشمن کے ہانپتے ہوئے گھوڑے اور سوار سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔ آثار پیاس کی شدت کے گواہ تھے اور صورت سوال حسینؑ ایک حساس دل رکھتے تھے جسمیں انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ آپ کے لیے دشمن کی موجودہ حالت ناقابل برداشت تھی آپ نے اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ ان کو پانی پلاؤ اور تمام فوج کو پوری طرح سیراب کردو حکم کی دیر تھی اطاعت امام پر کمربستہ جوان کھڑے ہوگئے اور سب کو سیراب کیا (۱) حالت یہ تھی کہ پیالے لگنیں طشت پانی سے بھرتے تھے اور گھوڑوں کے پاس لے جاتے تھے جب ہر گھوڑا تین چار پانچ دفعہ پی کر منہ ہٹا لیتا تھا تب دوسرے گھوڑے کے پاس لے جاتے تھے، یہانتک کہ راکب و مرکب سب سیراب ہوگئے۔ علی بن طعان محاربی حُر کا ایک ساتھی تھا، وہ کہتا ہے کہ میری حالت پیاس سے بہت تباہ تھی اور سب سے آخر میں پہونچا جب امام حسینؑ نے میری اور میرے گھوڑے کی پیاس کو دیکھا، فرمایا "راویہ (یعنی شتر آبکش کو) بٹھالو" میری زبان میں "راویہ" مشک کو کہتے تھے۔ اس لیے میں اس کے معنی نہ سمجھا۔ حضرت نے فرمایا "جمل (یعنی اونٹ) کو بٹھالو" میں نے اونٹ کو بٹھایا۔ حضرت نے فرمایا اب پانی پیو، مگر میں اتنا بدحواس تھا کہ جتنا پینے کی کوشش کرتا پانی زمین پر بہتا اور مجھ تک نہ پہونچتا تھا۔ امام نے کہا مشک کے دہانے کو اپنی طرف موڑ لو۔ پھر بھی میری سمجھ میں نہ آیا تب حضرت خود اٹھے اور مشک کے دہانے کو ٹھیک کر کے مجھے دیا۔ میں نے خود بھی پانی پیا اور اپنے گھوڑے کو سیراب کیا۔ (۲)

---

(۱) الاخبار الطوال صـ۲۴۹۔ طبری ج ۶ صـ۲۲۶ (۲) طبری ج ۶ صـ۲۲۶۔ ارشاد صـ۲۳۴

امام حسینؑ کی اس بلند ظرفی کا جو اثر مخالف سردار یعنی حُر کے دل پر قائم ہوا اُس کے ظاہر ہونے کا ابھی وقت نہ آیا تھا لیکن کم از کم وہ ششدر رہ گیا ہوگا کہ اس احسان کے بعد اب اس بزرگ فطرت انسان سے کس طرح گفتگو کروں امام نے بھی اپنے فطری استقلال و اطمینان کی وجہ سے اس وقت کچھ نہ پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو اور کیا مطلب ہے؟ فوج حُر کے سپاہی اپنے گھوڑوں کے سایہ میں باگیں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے بیٹھ گئے (۱) یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آیا اور امام حسینؑ نے حجاج بن مسروق جعفی کو اذان کا حکم دیا اور انھوں نے اذان کہی۔ جب نماز جماعت کی صفیں تیار ہو گئیں تو امام اپنے نماز کے لباس میں خیمہ سے برآمد ہوئے اور اقامت کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ نے حر سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو گے یا تم اپنے ساتھیوں کو الگ نماز پڑھانا چاہتے ہو؟ حر نے کہا نہیں آپ نماز پڑھائیے اور ہم سب آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دونوں جماعتوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی (۲)

نماز کے بعد حضرت نے اُس جماعت کی طرف رُخ کیا اور حمد و ثنائے الہٰی کے بعد حُر اور اُس کی فوج کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد کیا "اے گروہ مردم! میں خدا کی بارگاہ میں اور تمہارے سامنے اپنی صفائی پیش کرتا ہوں۔ میں تمہاری طرف اُس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ تمہارے خطوط میرے پاس نہیں گئے کہ آپ ہماری طرف آئیے۔ ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔ شاید خدا آپ کے ذریعہ سے ہمیں ہدایت پر مجتمع کر دے اب اگر تم اپنی بات پر قائم ہو تو میں آ ہی گیا ہوں۔ اپنے ارادہ پر قائم رہوں اور اگر تم میرے

(۱) الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۷ (۲) الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۹ طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۷

آپ سے ناراض ہو تو میں واپس چلا جاؤں وہیں جہاں سے آیا ہوں۔" اس تقریر کے بعد خاموشی چھائی رہی اور کوئی جواب نہیں ملا۔ (۱) آخر حضرت اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے اور آپ کے اصحاب آپ کے خیمہ میں مجتمع ہو گئے۔ حُر اس خیمہ میں جو اُس کے لیے لگایا گیا تھا داخل ہوا اور اس کے کچھ ساتھی اُس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ دوسرے لوگ متفرق طور پر اُسی میدان میں اُسی شان سے کہ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں ہاتھوں میں لے لیں اُن ہی کے سایہ میں دوپہر کا وقت گزرنے تک بیٹھے رہے (۲) عصر کا وقت ہوا تو امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ روانگی کی تیاری کرو۔ پھر آپ نے باہر آکر عصر کی نماز کا اعلان کیا اور اُسی صورت سے حضرت کی اقتدا میں دونوں گروہوں نے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ نے پھر مجمع کی طرف رخ کیا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ "اگر تقوے اختیار کرو اور حقدار کا حق پہچانو تو خدا کی رضامندی حاصل کرو گے۔ حقیقۃً ہم اہلبیت امت اسلامیہ کی فرمانروائی کے اُن لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں جو آج اس منصب کے غلط دعویدار ہیں اور مسلمانوں پر ستم ڈھاتے ہیں لیکن اگر تم ہم کو ناپسند کرتے ہو اور ہمارے حق کا اقرار نہیں رکھتے ہو اور اُس رائے کے خلاف ہو جو تمہارے خطوط اور قاصدوں کے بیانات سے ظاہر ہو رہی تھی تو میں واپس چلا جاؤں گا۔" (۳) اب حُر کی مہر خاموشی ٹوٹی اور اس نے کہا "ہمیں تو بخدا خبر بھی نہیں کہ یہ خطوط کیسے ہیں جن کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔"

امام نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا لاؤ وہ تھیلے جن میں ان لوگوں کے خطوط بھرے ہوئے ہیں۔ عقبہ نے دو تھیلے خطوط سے بھرے ہوئے لا کر سامنے

---

(۱) الاخبار الطوال صفحہ ۲۴۳ طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۸ (۲) طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۸ (۳) طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۸ ارشاد صفحہ ۲۲۵۔ ۱۳۶

رکھے اور ان میں سے خطوط نکال کر پھیلا دیے۔ حُر نے کہا کہ ہم تو ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جنھوں نے آپ کو خطوط لکھے ہیں۔ ہم تو مامور کیے گئے ہیں اس پر کہ جہاں بھی آپ مل جائیں پھر ہم آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ یہاں تک کہ آپ کو ابن زیاد کے پاس پہونچادیں۔ یہ سننا تھا کہ امام نے زور سے کہا کہ "موت تمہارے لیے اس سے قریب تر ثابت ہوگی"۔ (۱)

اور اس کے بعد آپ نے کوفہ جانے کا ارادہ کلیتہً ترک کر دیا یعنی اس کے پہلے راستہ بدلنے کے بعد بھی آپ کا رُخ کوفہ ہی کی طرف تھا۔ لیکن اب کوفہ جانے کے خیال ہی کو ذہن سے نکال دیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کے سامنے ایک خطبہ ارشاد کیا جس میں حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا:۔ "صورت حال جو پیش آئی ہے وہ تم دیکھ رہے ہو یقیناً دنیا کا رنگ بدل گیا ہے اور اس کی نیکی رخصت ہو چکی ہے اور اس میں کچھ نہیں رہ گیا ہے سوائے ایسے تھوڑے حصّہ کے جو پانی کے بہنے کے بعد کسی ظرف میں بچ رہتا ہے اور ایک پست زندگی کے جو مثل زہریلی گھانس کے ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں ہوتا اور باطل سے علیحدگی نہیں اختیار کی جاتی اس صورت میں مومن یقیناً خدا کی ملاقات کا آرزومند ہوتا ہے۔ میرے نزدیک تو موت کی صورت میں شہادت کی سی نعمت ہے اور زندہ رہنا ان ظالموں کے درمیان وبال جان ہے"۔ اس خطبہ کا مقصد صرف اصحاب کو انجام کار کی طرف ایک مرتبہ پھر متوجہ کرنا اور اس طرح ان اپنے عزائم کی پختگی کا دوبارہ جائزہ لینے کی دعوت دینا ہی قرار دیا جا سکتا تھا اور اس لیے ضرورت تھی کہ اس تقریر کو سن کر اصحاب کی جانب سے خلوص نیت اور پختگی عزم کا قرار واقعی اظہار کر دیا جاتا چنانچہ امام کی تقریر ختم ہوتے ہی

---

(۱) الاخبار الطوال ص ۲۴۸ طبری ج ۶ ص ۲۲۹ ۔ ارشاد ص ۲۲۶